Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعۃ المبارک

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۵ رجب ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۶ وفا ۱۳۵۳ہش ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

والدین سے بہت ہی نیک سلوک کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس سے اتر کر ماں باپ کے ساتھ احسان ہے۔ بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں ..... پھر ماں ..... بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے بڑی مشقت سے حَمَلَتْهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے اور مشقت سے جنتی ہے۔ اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے نیچے کر لیتی ہے اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے ماں باپ (میں بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہہ دیا ورنہ باپ کا حق اول ہے اسلئے باپ ماں کہنا چاہیئے) سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جن کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کریں اور جن کا ایک یا دونو وفات پا گئے ہیں وہ ان کے لئے دعا کریں صدقہ دیں اور خیرات کریں۔

ہمارے ہاں مباحثہ سے بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مردہ کو کوئی ثواب وغیرہ نہیں پہنچتا وہ جھوٹے ہیں۔ ان کو غلطی لگی ہے۔ [illegible] استغفار، صدقہ و خیرات [illegible] بہت بڑی تقلید ہے اور بڑا مضبوط عقیدہ ہے۔

ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں کی جان اچانک نکلی ہے اگر وہ بولتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اب اگر میں صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ تو اس نے ایک باغ جو اسکے پاس تھا صدقہ کر دیا۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۳)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رسول اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں

خدا نے آپ کی امت کو بھی وہ کامل ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسری امت کو ہرگز نہیں دی

(۱) "یاد رکھو کہ کتاب مجید کے بھیجنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تا دنیا پر عظیم الشان رحمت کا نمونہ دکھاوے۔ جیسے فرمایا مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بھیجنے کی غرض بتائی کہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یہ ایسی عظیم الشان اغراض ہیں کہ ان کی نظیر نہیں پائی جا سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاء علیہم السلام میں تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیوے اور تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیوے۔ اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ اس امت میں جمع کر دے۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

(۲) "جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کیلئے رسول ہیں اور تمام دنیا کیلئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے۔ اور خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی وہ کامل اور عام ہمدردی کی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے رسول کو ہرگز نہیں دی۔" (چشمہ معرفت (خاتمہ الکتاب) صفحہ ۱۶)

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ بھی ایک پہلو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس امت میں بڑی بڑی استعدادیں رکھ دی ہیں۔ یہاں تک کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ بھی حدیث میں آیا ہے اگرچہ محدثین کو اس پر جرح ہے مگر ہمارا نور قلب اس حدیث کو صحیح قرار دیتا ہے اور ہم بلا چون و چرا اس کو تسلیم کرتے ہیں اور بذریعہ کشف بھی کسی نے اس حدیث کا انکار نہیں کیا بلکہ اگر کی ہے تو تصدیق ہی کی ہے۔" (الحکم ۱۷/۲۴ اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

شیطان کے پنجۂ اسیری میں گرفتار کرنے والی بُرائی

یوں تو ہر گناہ ہی قابلِ مواخذہ ہوتا ہے لیکن بعض گناہ اپنی مضرت کے لحاظ سے ایسے ہیں جو مزید گناہوں میں ملوّث کرنے کا موجب بنتے ہیں اور انسان پر اصلاح کے تمام دروازے بند کر دیتے ہیں۔ انہیں گناہوں کی جڑ قرار دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی گناہوں میں سے ایک تکبّر بھی ہے۔ تکبّر اوّلاً انسانوں کو قبولِ حق کی سعادت سے محروم رکھتا ہے ثانیاً اگر ایک متکبّر حق کو قبول کر بھی لے تو اس کا حق پر قائم رہنا محال ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تکبّر وہ گناہ ہے کہ جو شیطان سے سرزد ہوا تھا اور وہ جنابِ الٰہی سے دھتکار دیا گیا تھا۔ یہ تکبّر ہی تھا جو ابلیس نے آدم کے ساتھ مل کر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اُسے یہ گھمنڈ تھا کہ وہ آدم سے افضل ہے اور یہ گھمنڈ ہی اسے ہمیشہ ہمیش کے لئے لے ڈوبا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبّر کی مضرت اور ہلاکت آفرینی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"یاد رکھو تکبّر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵)

شیطان کا سب سے بڑا حیلہ اور مکر یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگوں میں تکبّر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب بھی خدا تعالیٰ کے مامور دنیا میں مبعوث ہوئے اُس نے لوگوں کو ان کی تعداد، جتھے اور قوّت و طاقت کے گھمنڈ میں مبتلا کر کے انہیں ماموریِن الٰہی کی آواز پر لبیک کہنے سے روکنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ پھر جو لوگ اس کے بہکانے کے باوجود ان پر ایمان لائے اور انکے ساتھ مل کر حق کی اشاعت میں کوشاں ہوئے وہ ان سے مایوس نہیں ہوا بلکہ وہ ان میں عبادت، زہد و اتقاء، علم، دولت، خاندانی وجاہت وغیرہ کا گھمنڈ پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بعض کو ورغلانے اور گمراہ کرنے میں کامیاب ہوتا رہا۔ الغرض تکبّر وہ دروازہ ہے جس سے شیطان انسان کے اندر داخل ہو کر اسے اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرتا ہے اور اُسوقت تک دم نہیں لیتا جب تک اسے اپنے جیسا بنانے میں کامیاب نہ ہو جائے۔

تکبّر کی اس مضرت کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالیٰ نے اس انتہائی خطرناک رُوحانی مرض میں مبتلا ہونے والوں کو دردناک عذاب سے ڈرایا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا فَیُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (النساء آیت ۱۷۴)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے (اللہ کی عبادت سے) بُرا منایا تھا اور تکبّر کیا تھا انہیں وہ دردناک عذاب دے گا۔

پھر تکبّر کرنے والوں کا اُس جہان میں جو حشر ہوگا اور جس دردناک عذاب میں انہیں مبتلا کیا جائے گا اس کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ○ (الزمر آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ (اب بتاؤ) کیا متکبّروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ تکبّر کی راہ سے اس کے رسولوں کو جھٹلانے اور ان کی دعوت کو ٹھکرانے والوں کے انجام کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوْھَا فُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَاۤ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ رَبِّکُمْ وَ یُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنْ حَقَّتْ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ○ قِیْلَ ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ○ (الزمر آیت ۷۲-۷۳)

ترجمہ:۔ اور منکروں کو جہنم کی طرف گروہ در گروہ بنا کر ہنکایا جائیگا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دئیے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغے کہیں گے کیا تمہاری طرف تمہاری ہی قوم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہارے سامنے تمہارے رب کی آیات پڑھ کر سناتے تھے اور آج کے دن کی ملاقات سے تم کو ہوشیار کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہاں ایسا ہی ہوا تھا لیکن منکروں پر عذاب کی پیشگوئی پوری ہونی تھی۔ اُن سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس صورت میں کہ ایک لمبا عرصہ تمہیں اس میں رہنا پڑے گا۔ پس متکبّروں کا ٹھکانا بہت بُرا ہے۔

الغرض تکبّر ایسا بڑا گناہ ہے جو انسان کو شیطان کا مثیل بنا کر اسے دوزخ اور اس کے دردناک عذاب کا مستحق بنا کر چھوڑتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گناہ کی ہلاکت آفرینی سے مسلمانوں کو بار بار خبردار فرما کر اس سے بچنے کی تلقین فرمائی اور یہاں تک فرمایا کہ یہ ایسا مہلک گناہ ہے کہ اس کا ایک ذرّہ ہی انسان کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ۔ فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُہٗ حَسَنَۃً؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جُوتی اچھی ہو اور وہ خوبصورت لگے۔ آپ نے فرمایا یہ تکبّر نہیں نیز فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

اتنی خطرناک اور مہلک بُرائی (جس کا ایک ذرّہ بھی انسان کو جنت سے محروم کر کے رکھ دیتا ہے) کا سب سے زیادہ مہلک پہلو یہ ہے کہ اس بُرائی کی اتنی اقسام ہیں کہ انسان جب تک پوری طرح چوکس نہ رہے اور اس بارہ میں خاص تعہد سے کام نہ لے وہ اس سے کسی صورت بچ نہیں سکتا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے۔ جبکہ دُوسرے کو گھُور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرض کہ تکبّر کے کئی چشمے ہیں اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بُو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو۔ ..... بہت سے آدمی اپنے آپکو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبّر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبّر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہیئے۔ بعض وقت یہ تکبّر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولتمند متکبّر دُوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبّر ہوتا ہے، سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔ ..... بعض وقت تکبّر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اُس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبّر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہیئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص۴۰۲، ۴۰۳)

الغرض سو بُرائیوں کی ایک بُرائی تکبّر ہے اور اسے بجا طور پر گناہوں کی جڑ قرار دیا گیا ہے اس سے بچے بغیر انسان شیطان کی غلامی اور پنجۂ اسیری سے نجات نہیں پا سکتا۔

فضائلِ قرآنِ مجید

بندوں کے باہمی حقوق کے بیان کے لحاظ سے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ)

قرآن مجید کا دعویٰ

قرآن مجید نے دعویٰ فرمایا ہے کہ اس نے انسانوں کی سب ضرورتوں کو پورا کر دیا ہے۔ تمام انسانی امراض کا علاج اور جملہ احتیاجوں کا مداوا پیش کر دیا ہے۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ میں نے انسانوں کو خدا کے پانے کی سب راہیں بتا دی ہیں اس کے قرب کے حصول کے تمام ذرائع بالتفصیل طور پر واضح کر دئیے ہیں۔ حقوق اللہ کے ہر پہلو کی تفصیل بیان کر دی ہے پھر قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اس نے انسانوں کے باہمی حقوق کی بھی پوری وضاحت کر دی ہے انسانی معاشرہ کی عمارت کو استوار کرنے کے لئے اس نے ہر انسان کے حقوق اور واجبات کو پوری شرح و بسط سے بیان کر دیا ہے۔ ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الا کفورا (بنی اسرائیل ع)

اگر غور کیا جائے تو قرآن مجید کے فضائل ہر لحاظ سے بے شمار ہیں اس کی خوبیاں اور کمالات بے مثال ہیں حقوق العباد کے ذکر میں بھی قرآن مجید یگانہ و منفرد ہے۔ اس پہلو سے بھی قرآن مجید کی افضلیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آج یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے قرآنی فضائل میں سے اسی فضیلت کو بیان کرنا چاہتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کے شیریں ثمرات

انسان درحقیقت دو محبتوں کے مجموعہ کا نام ہے ایک طرف اسے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسکے عشق کا جذبہ عطا ہوا ہے اور دوسری طرف اسکے دل میں بنی نوع انسان کی نہایت گہری محبت ودیعت کی گئی ہے۔ ہر محبت کے نتیجہ میں انسان کچھ حقوق و واجبات کا مکلف ہو جاتا ہے جن کی ادائیگی پر وہ محبت کے شیریں اثمار حاصل کرتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر انسان انسان کہلانے کا ہی مستحق نہیں ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"کامل شریعت پر قائم ہونے والا حق اللہ اور حق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دیتا ہے۔ خدا میں وہ محو ہو جاتا ہے اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے یہ تو عملی شریعت کا اس زندگی میں اس پر اثر ہے مگر زندگی کے بعد جو اثر ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا روحانی اتصال اس روز کھلے کھلے دیدار کے طور پر اس کو نظر آئیگا اور خلق اللہ کی خدمت جو اس نے خدا کی محبت میں ہو کر کی، جس کا محرک ایمان اور اعمال صالحہ کی خواہش تھی وہ بہشت کے درختوں اور نہروں کی طرح متمثل ہو کر دکھائی دیگی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۲۶)

حقوق العباد کے بارے میں قرآن مجید کی جامعیت

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی تعلیم اور اس کی روحانی تربیت کا انتظام ابتدائے آفرینش سے کر دیا گیا تھا جو زمانہ بہ زمانہ قوم بہ قوم پھیلتا اور ترقی کرتا گیا یہی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا تھا اور یہی انسان کے ارتقاء کے لئے لازم تھا قومی نبیوں اور رسولوں کے دور کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر اور دائمی و عالمگیر و ابدی پیغام دے کر مبعوث فرمایا تو یہ اعلان فرما دیا کہ اب اسلامی شریعت قرآن مجید کے ذریعہ انسانوں کی تعلیم کا مکمل ترین انتظام کر دیا گیا ہے۔ یہ شریعت ہر پہلو سے کامل ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس میں کبھی کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ ع) نیز فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع) کہ ہم نے ہی اس پاک اور باعث عزو شرف کامل کتاب کو نازل کیا ہے اور ہم ہی ہمیشہ اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

پس قرآنی اکملیت اور جامعیت کا یہ نہایت نمایاں پہلو ہے کہ قرآن مجید نے انسانوں کے باہمی حقوق کے بارے میں بھی نہایت جامع مکمل اور عین مطابق فطرت ہدایات دی ہیں جن سے انسانی معاشرہ کی عمارت بہترین رنگ میں بنیان مرصوص بن جاتی ہے

حقوق العباد کے دو حصے

حقوق العباد کے دو حصے ہیں
اوّل۔ وہ حقوق جو قرآن مجید نے جملہ انسانوں کو مجموعی پر دئے ہیں
دوم:۔ وہ حقوق جو قرآن مجید میں انسانی افراد کو انفرادی طور پر دئے گئے ہیں مثلاً ماں باپ کے کیا حقوق ہیں اولاد کے کیا حقوق ہیں بیویوں کے کیا حقوق ہیں وغیرہ وغیرہ

دونوں حصوں کا بیان از روئے قرآن مجید عرض کرتا ہوں۔

پہلا حصہ

انسانوں کے مجموعی حقوق میں سے پہلا حق

انسانوں کے عمومی حقوق کو بھی قرآن مجید نے ہی کامل طور پر بیان فرمایا ہے اسی شریعت کاملہ نے احترام آدمیت کو قائم کیا ہے جن عمومی حقوق کو اسلام نے ہر انسان کے لئے قائم کیا ہے ان میں سے پہلا حق یہ ہے کہ ہر مولود کو زندہ رہنے کا حق ہے کسی دوسرے انسان کو یہ حق نہیں کہ اسے قتل کر دے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے قانون کے مطابق مجرم مستحق قتل ثابت ہونے کے بغیر کسی انسان کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ ماں باپ کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے بچے کو قتل کر دیں بلکہ خود انسان کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو قتل کرے۔

قرآن کریم میں زندگی کا حق ہر مولود کو دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ

تم اپنے بھائی کو یا اپنے آپ کو قتل مت کرو (نساء ع)

پھر فرمایا:۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

(انعام ع ۱۹)

کہ ہر جان کی حرمت قائم ہے کسی شخص کو بجز قانونی حق کے کوئی شخص قتل نہیں کر سکتا۔ ایک اور جگہ تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

(بنی اسرائیل ع۴)

کہ ہر جان معزز ہے کسی اختیار نہیں کہ وہ کسی انسان کو قانونی حق کے بغیر قتل کرے۔ کفار عرب میں سے بعض لوگ اپنی بچیوں کو مار دیتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں لڑکی پیدائش ان کے لئے موجب ذلت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے اس خیال اور عمل پر فرمایا ہے۔

اَلَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ

(النحل ع۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ لوگ کیسا بُرا اور ناپسندیدہ فیصلہ کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو قابل مواخذہ اور مستحق سزا بنانے والے امور کے سلسلہ میں فرمایا۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝

(التکویر ع ۱)

کہ زندہ درگور کی گئی جان کے بارے میں ہم مواخذہ کریں گے خود اپنی اولاد کو قتل کرنے والے سنگدل والدین سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

(الانعام ع ۱۹)

کہ اپنی اولاد کو کسی طرح سے بھی قتل نہ کرو۔ یہ کوئی عذر نہیں کہ ہم تنگدست ہیں فرمایا۔ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور تمہارے بچوں کو بھی ہم ہی رزق دیں گے دوسری جگہ اسی مضمون کو اس طرح بیان فرمایا۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل ع ۴)

کہ تنگدستی کے خدشہ سے اپنی اولاد کو جسمانی یا ذہنی طور پر قتل نہ کرنا ان کو بھی ہم رزق دیں گے اور تم کو بھی اور بچوں کو قتل کرنا نہایت گھناؤنا جرم ہے ——— قرآن مجید کی رو سے کسی انسان کو قتل کیا جائز نہیں کسی مومن کا قتل روا نہیں اپنی اولاد و نیز اپنے بچوں کو قتل کرنا بھی حرام ہے۔ بلکہ از روئے قرآن مجید کوئی انسان اپنے آپ کو بھی قتل نہیں کر سکتا فرمایا۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

(نساء ع ۵)

کہ اپنے آپ کو مت قتل کرو اسلام میں خودکشی کی سزا سراسر حرام موت ہے اور اپنے آپ کو قتل کرنے والا جہنم میں جاتا ہے۔ ہابیل اور قابیل کے قصہ میں ذکر ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو قرآن مجید میں نازل فرما کر ابدی قانون بنا دیا

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا

(المائدہ ع ۵)

کہ جو شخص کسی ایک انسان کو بھی قتل کرتا ہے۔ گویا وہ سب لوگوں کا قاتل ہے کیونکہ وہ قتل کی ایک رسم کی بنیاد رکھتا ہے اور اس برے سلسلے کو شروع کرتا ہے

پس انسانوں کے لئے مجموعی طور پر پہلا حق یہ مقرر ہوا۔ کہ (ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق ہے) کوئی شخص اس سے یہ حق چھیننے کا مجاز نہیں ہے

۲. اسباب معیشت کی آزادی

انسانوں کے مجموعی حقوق میں دوسرا حق اسباب معیشت کے حصول میں آزادی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو زندہ رہنے کا حق دیا ہے تو اس نے ہر انسان کو اپنی روزی کے حاصل کرنے کا بھی حق دیا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝

(الرحمٰن ع ۱)

کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کے لئے زمین کو مقرر کیا ہے دوسری جگہ فرمایا۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔ (البقرہ ع ۳)

کہ اللہ ہی نے زمین کی سب اشیاء تم سب انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۝

(الجاثیہ ع ۲)

کہ اے انسانو! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی سب چیزیں بے مزد تمہاری خدمت کے لئے مسخر کر دی ہیں۔ پھر سورۃ الملک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۝

(الملک ع ۲)

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمہارے تابع بنایا ہے تم اس کے سب اطراف میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کے رزق سے کھاؤ پیو۔

پس جملہ انسانوں کا عمومی حق ہے کہ انہیں ذرائع معیشت سے استفادہ کے یکساں مواقع حاصل ہوں اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ سہولتوں میں کسی دوسرے کو مداخلت کرنے کی اجازت نہ ہو یعنی زندگی کی [illegible] مہیا کرنے کے لئے سب کو یکساں مواقع فراہم ہونگے

لازمی اسباب معیشت کا ذکر

اسباب معیشت جن کا ہر شخص کو ملنا ضروری ہے اصولی طور پر قرآن مجید کی اس آیت میں مذکور ہیں فرمایا۔ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ (طٰہٰ ع ۷)

کہ اے انسان! تو اس جنت میں بھوکا اور ننگا نہ ہوگا۔ تو پیاسا نہ ہوگا۔ اور نہ تو تمازت آفتاب محسوس کریگا۔ گویا خوراک، پوشاک، مکان کی تمام سہولتیں ہر شخص کو حاصل ہونگی۔ قرآن مجید کے رُو سے ان اسباب معیشت کا ملنا ہر انسان کا عمومی حق ہے۔

انسانی مساوات

تیسرا مجموعی حق جو قرآن مجید نے ہر انسان کا مقرر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سب انسان اپنی انسانیت میں یکساں اور مساوی ہیں قرآن مجید کی رُو سے سب انسان پیدائشی طور پر یکساں پاک ہوتے ہیں۔ کوئی بچہ پیدائشی طور پر گناہ گار نہیں ہوتا جیسا کہ کفارہ کے عقیدہ کے ماتحت عیسائی مانتے ہیں یا تناسخ اور آواگون کے خیال کے مطابق ہندوؤں کا اعتقاد ہے۔ قرآن مجید ہر انسان کو یکساں طور پر پاک اور بے گناہ پیدا ہونے والا قرار دیتا ہے فرماتا ہے۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۝

(الروم ع ۴)

کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو پاک فطرت پیدا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

(الحجرات ع ۲)

اے انسانو! ہم نے تم سب کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ پیدائش میں تم سب برابر ہو پھر ہم نے تم کو گروہوں اور قبیلوں میں کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو خوب پہچان سکو اور باہم حسن سلوک کرو۔ ہاں یاد رکھو کہ تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ تقویٰ شعار ہے

پس قرآن پاک کی رو سے انسان اپنی پیدائش سے اعلیٰ و ادنیٰ نہیں ہیں بلکہ سب برابر اور یکساں طور پر پاک پیدا ہوتے ہیں۔ سب صاف تختی لے کر آتے ہیں پھر اپنے اعمال کی قلم سے لوح زندگی پر اچھے یا برے نقوش ڈالتے ہیں۔ اس بارے میں سب آدم زاد یکساں ہیں سب کو برابر کا اختیار ہے۔ ہر شخص کو نیکی کرنے کا پورا حق حاصل ہے

قرآن مجید نے مساوات انسانی کو ہر زاویہ سے پورا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۝

(الحجرات ع ۲)

اے ایمان دارو! کوئی فرد یا کوئی قوم دوسرے کو ذلیل نہ سمجھے اس کی حقارت نہ کرے۔ ایسا ہی کوئی عورتیں دوسری عورتوں کو ادنیٰ قرار نہ دیں اور انہیں محل استہزاء نہ ٹھہرائیں ہو سکتا ہے کہ جن کو حقیر سمجھا جا رہا ہے وہ حقارت کرنے والوں یا والیوں سے بہتر اور بابرکت ہوں (باقی)

نماز اور دعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا، ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا۔ ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کا حق ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہے۔ تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں"

(ملفوظات جلد ۵)

(شعبہ تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

قوّتِ ایمان

مولانا عبد السلام صاحب ندوی تحریر فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں صحابہ کرامؓ اس قدر مفلوک الحال تھے کہ افلاس کی وجہ سے بعض مسلمان خاندانوں کے مرتد ہو جانے کا خطرہ تھا لیکن مخالفینِ اسلام یعنی یہود کفار، دولت و ثروت سے مالا مال تھے۔ بالخصوص یہود کے پاس یہ ایک ایسا زرّیں آلہ تھا کہ جس کے ذریعہ سے وہ صحابہؓ کی روحانی طاقت پر زد لگا سکتے تھے۔ اس افلاس پر صحابہ کرامؓ کو صدقہ و زکوٰۃ بھی ادا کرنا پڑتا تھا، اور بظاہر یہ ایک ایسا بار تھا جس سے سبکدوش ہونے کے لئے نہایت آسانی کے ساتھ اسلام سے برگشتہ ہونے کی ترغیب دی جا سکتی تھی چنانچہ جب محمدؐ ابن مسلمہؓ نے کعب بن اشرف سے حیلۃً گراں باری صدقہ کی شکایت کی اور اس غرض کے لئے اس سے قرض لینا چاہا تو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس نے کہا "تم محمدؐ سے گھبرا اٹھو گے" اس کے ساتھ صحابہؓ کو اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہونا پڑتا تھا۔ اور اس حالت میں ان سے نجات دلانے کا وعدہ ایک ضعیف الایمان دل کو ڈانواں ڈول کر سکتا تھا۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے ان میں سے کسی چیز کے اثر کو قبول نہیں کیا بلکہ ان کی قوّتِ ایمان نے یہودیوں کی مالی ترغیبات کو اس قدر بے اثر کر دیا کہ حضرت محیصہؓ جس یہودی تاجر سے مالی فائدہ اٹھاتے تھے جوشِ اسلام میں خود اس کو قتل کر دیا۔ جس پر ان کے بڑے بھائی نے جو اب تک کافر تھے ان کو یہ طعنہ دیا کہ "او خدا کے دشمن تیرے پیٹ کی کل چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہے"!

مصیبتوں سے نجات دلانے کی توقعات کو صحابہ کرامؓ نے اسی بے پروائی کے ساتھ ٹھکرا دیا کہ جب غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کعبؓ بن مالک سے ناراض ہو گئے اور آپؐ کے حکم سے تمام صحابہؓ نے ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لئے تو شاہ غسّان نے ان کو لکھا کہ "مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آقا نے تم پر ظلم کیا ہے لیکن خدا تم کو ذلت اور کس مپرسی کی زمین میں نہ رہنے دیگا آؤ اور ہم سے مل جاؤ۔ ہم اپنے مال کے ذریعہ تمہاری غمخواری کریں گے"۔ لیکن انہوں نے اس خط کو تنور میں ڈال دیا اور حسرت سے کہا "انّا للہ اب کفّار مجھ کو حریصانہ نگاہوں سے دیکھنے لگے"!

انسان دوسروں کے مال و دولت سے بے نیاز ہو سکتا ہے لیکن خود اپنے ذاتی مال و جائیداد کو نہیں چھوڑ سکتا لیکن صحابہ کرامؓ نے اپنے مال و جائیداد کو بھی اسلام پر قربان کر دیا اور ان میں کسی چیز کی محبت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکی۔ عاص بن وائل پر حضرت خبابؓ کی اجرت باقی تھی لیکن جب انہوں نے اس کا تقاضا کیا تو ملعون نے کہا کہ جب تک محمدؐ کی نبوت سے انکار نہ کرو گے نہ دوں گا لیکن انہوں نے کہا کہ "یہ تو قیامت تک بھی نہ ہوگا"۔

صحابہ کرامؓ نے ہجرت کی تو اپنے تمام مال و متاع کو خیر باد کہا؛ اور وراثت سے جو مال ملتا اس سے اس لئے محروم ہو گئے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا لیکن ان چیزوں میں ایک چیز بھی ان کے رشتۂ ایمان کو ڈھیلا نہ کر سکی ہجرت کرنے کے بعد بھی ابتلاء و امتحان کے مختلف مواقع پیش آئے۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے عارضی فوائد کے لئے اپنے عقائد کے اظہار میں کسی قسم کی مداہنت نہیں کی"۔

(اسوۂ صحابہ حصہ اوّل صفحہ ۳۰، ۳۱)

شہزین
شہزین
شہزین
مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ٹنڈو محمد خان۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں کیا گیا ہے۔

ضروری گذارش

۱۔ احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ چٹ نمبر ان کے نام سے پہلے لکھا ہوتا ہے۔ چٹ کی پہلی سطر میں جو ۵۲۵۴ ہے وہ چٹ کا نمبر نہیں بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے اس کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ جو احباب اپنا پتہ تبدیل کرواتے ہیں وہ اپنا پتہ صاف الفاظ میں خوشخط لکھ دیا کریں تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ نیز اگر پتہ انگریزی میں ہو تو اسے کیپیٹل حروف میں لکھا جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد صادق صاحب دار البرکات ربوہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۶ء صبح چار بجے اچانک بقضائے الٰہی رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت ہمدرد۔ نیک۔ رحمدل اور سلسلہ کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیچھے اپنی یاد چھوڑے ہیں۔ اسی روز بعد نماز مغرب محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند کرے اور ان کے خاوند محترم اور اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (غلام حیدر دار البرکات ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جدید فیشن کے مطابق
سادہ جڑاؤ سیٹ
سونے اور چاندی کے خوشنمائی سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
مال روڈ
لاہور
۵۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی بزعموں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ اعتصام باللہ اور تقویٰ اللہ کو قرار دیا ہے

اس ذریعہ کو اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیج کر آگ کو ٹھنڈا کر دیتا اور اسے ترقی کا موجب بنا دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء کے خطبہ جمعہ میں اعتصام باللہ اور تقویٰ اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے گزشتہ خطبہ میں مختصر یہ بتایا تھا اور جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ملک کے استحکام کے لئے بہت دعائیں کی جائیں۔ کیونکہ دعائیں کرنے کی، اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنے کی، اس سے مدد مانگنے کی اور اسی کے سہارے کامیابیوں کے حاصل کرنے کی امید اور آخرت میں سرخرو ہونے کی توقع رکھنے کی اصل ذمہ داری جماعتی لحاظ سے ہمارے نزدیک ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ ہمارے جو دوسرے بھائی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ بھی اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس کی حفاظت اور پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔

اس وقت میں نے آیت کا ایک ٹکڑا اور دو پوری آیات تلاوت کی ہیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا ہی وسیع مضمون بیان فرمایا ہے۔ اس میں ایک بنیادی بات جسے بڑا نمایاں کر کے ہمارے سامنے رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہبی تاریخ میں بھی ہوتا آیا ہے کہ انسانوں کے گروہ آگ کے گڑھے کی طرف دھکیل دیئے جاتے رہے۔ وہ دیکھ رہے ہوتے تھے کہ سامنے آگ کا گڑھا ہے جس میں آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں اور اس کے کنارہ پر کھڑے ہیں۔ یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر اب دنیا میں یہی نظارہ دیکھنے میں آتا رہا ہے کہ بعض دفعہ جماعت مومنین کا امتحان لینے کے لئے اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیار کے اظہار کے لئے اور بعض دفعہ فسق و فجور یا کفر و نفاق کی سزا دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ قوموں نے اور جماعتوں نے خود کو آگ کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھا۔

چنانچہ ایک آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لئے بھی تیار کی گئی تھی (محبوبیت کے اظہار کے لئے) اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نفس کو اور اپنے وجود کو کس آگ کے کنارہ پر دیکھا تھا۔ پھر ایک اور مخالفت کی آگ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے بھی جلائی گئی اور بھڑکائی گئی تھی۔ تا ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ خاتم المرسلینؐ سے کس قدر عظیم محبت رکھتا ہے۔ اس وقت اس چھوٹی سی جماعت نے خود کو "عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ" پایا تھا۔

"پس آگ خواہ کسی قسم کی ہو وہ نیک بندوں کو بظاہر جلانے کے لئے نا سمجھ، جاہل اور خدا سے دور لوگوں کی طرف سے جلائی گئی ہو لیکن جو محبت کا نور بن گئی یا وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کی آگ ہو ہر دو صورتوں میں اس سے بچنے کا طریق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (۱) اعتصام باللہ اور (۲) تقویٰ اللہ بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اللہ کی حفاظت کو حاصل کرو تو اس آگ سے بچ جاؤ گے خواہ وہ خدا کے غضب کی آگ ہو یا مومنوں کا امتحان لینے کے لئے آگ جلائی گئی ہو ہر دو صورتوں میں یہ خدا تعالیٰ کی پناہ ہی ہے جو اس آگ کی تپش اور اس سے جھلس جانے سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے زور بازو سے اس آگ سے محفوظ نہیں رہے تھے جو ان کو جلانے کے لئے بھڑکائی گئی تھی اور نہ ہی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اپنی ذاتی قوت اور طاقت یا اپنی دولت اور اقتدار کے نتیجہ میں کفار کی بھڑکائی ہوئی آگ سے محفوظ رہے تھے۔ یہ تو خدائے ذوالعرش کا فضل تھا جس نے یہ اعلان فرمایا تھا تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ اللہ تعالیٰ نے ہر دو موقعوں پر فرشتوں کو بھیجا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے لئے وہ آگ ٹھنڈک اور سلامتی کا باعث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کامیابی اور ترقی کا ذریعہ بن گئی۔ پھر اس نبی کی قوم نے (یونسؑ کی قوم) جو ساری کی ساری خدا کے غضب سے محفوظ ہو گئی تھی اس نے (تمثیلی زبان میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ) اپنے آنسوؤں سے خدا کے پاؤں کو دھویا تھا تب اللہ تعالیٰ نے ان کو قہری عذاب سے بچا لیا تھا"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

تحصیل شکرگڑھ اور نارووال کے متعدد دیہات اور بڑی زیر آب آ گئی

آمد و رفت معطل، مرالہ رابطہ نہر بند کر دی گئی، شرقپور حفاظتی بند کو بچانے کی تدابیر

سیالکوٹ ۲۵ جولائی (اپ پ) سیالکوٹ اور اس سے ملحقہ علاقے گزشتہ دو روز سے شدید بارشوں کی گرفت میں ہیں۔ سیالکوٹ میں گزشتہ ۱۸ گھنٹے میں اڑھائی انچ بارش ہوئی جس سے شہر کے تمام نشیبی علاقے جن میں نائیک پورہ، میانہ پورہ اور حاجی پورہ زیر آب آ گئے۔ ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ڈسکہ میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ساڑھے چار انچ بارش ہوئی جس سے تمام نالوں میں طغیانی آگئی ہے شکرگڑھ اور نارووال روڈ پر چار انچ پانی کھڑا ہو گیا ہے جس سے گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ ریلوے لائن بھی چار انچ پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ شکرگڑھ اور نارووال تحصیلوں میں متعدد دیہات میں سیلاب آگیا ہے۔ نارووال میں جسڑ سیکٹر میں شدید بارش سے سڑکوں اور ریلوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے جس کے نتیجہ میں لاہور سے شکرگڑھ جانے والی ٹرینیں نارووال تک جا رہی ہیں کیونکہ جسڑ اور نورکوٹ کے درمیان ریل کی پٹڑیاں دو فٹ پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ تاہم لاہور سیالکوٹ کے درمیان چلنے والی ٹرینیں معمول کے مطابق چل رہی ہیں۔ نارووال میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے درمیان تین انچ سے زائد بارش ہوئی۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق مرالہ راوی رابطہ نہر بند کر دی گئی ہے اور نہری انجینئر ہر ممکن اقدام کر رہے ہیں تاکہ شرقپور اور شاہدرہ شہر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی حفاظتی بند کو بچایا جا سکے۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم کے متعلق ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا امتحان سہ ماہی دوم جو مورخہ ۲۶/۲۸ وفا/جولائی کو منعقد ہونا تھا موجودہ حالات کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ مجالس مطلع رہیں۔

(حبیب اللہ خان - قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

آسمانی بجلی گرنے سے پانچ افراد ہلاک

وزیر آباد ۲۴ جولائی۔ آج صبح جنڈیالہ، ڈھاب اللہ اور گکھڑ منڈی کے درمیان چار افراد آسمانی بجلی گرنے سے جاں بحق ہو گئے۔ دریں اثناء آج صبح وزیر آباد کے علاقہ میں زبردست بارش ہوئی۔ بارش کے دوران آسمانی بجلی اس قدر شدت سے کڑکتی رہی کہ لوگ خوف کے مارے گھروں میں جا چھپے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق وزیر آباد کے نواحی گاؤں بیٹھانکوٹ میں رحمت نامی ایک شخص آسمانی بجلی گرنے سے ہلاک ہو گیا۔ (امروز ۲۵ جولائی ۱۹۷۴ء)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲